حصّۂ نظم

مظفرؔ وارثی

پیدائش: ۱۹۳۳ء

وفات: ۲۰۱۱ء

تصانیف: بابِ حرم، الحمد، برف کی ناؤ، کعبۂ عشق

حمد

حاصلاتِ تعلّم: اس حمد کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- اشعار سُن کر محظوظ ہو سکیں اور اُن کے محاسن کا ادراک کر سکیں۔ ۲- کسی منظوم تحریر پر تنقیدی گفتگو کر سکیں۔ ۳- سُن کر نسبۃً طویل کلام کے اہم نکات، مصرعے یا اشعار سابقہ یادداشتوں کے حوالے سے یک جا کر سکیں۔ ۴- درسی تحریر (نظم) کو اوصاف بلند خوانی (صحتِ تلفّظ، لب و لہجے، رموزِ اوقاف، اعتماد، زیر و بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ ۵- صنائع بدائع پہچان سکیں۔ (مراعاۃ النظیر، کنایہ) ۶- درسی کتاب میں شامل حمد، نعت اور نظم (منقبت) کا تقابلی جائزہ تحریر کر سکیں۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وُہی خُدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے، وُہی خدا ہے

وُہی ہے مشرق، وُہی ہے مغرب، سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئنے میں جو عکس اپنا دِکھا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بُتوں میں، وہ ہے بدلتی ہُوئی رُتوں میں
جو دِن کو رات اور رات کو دِن بنا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وُہی ہُوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیّتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قُدرت لگا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

سفید اُس کا، سیاہ اُس کا، نَفَس نَفَس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بُجھا رہا ہے، وُہی خُدا ہے

(ماخوذاز: الحمد)